اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ

درود و سلام اور عظمتِ مصطفیٰ ﷺ

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری

جملہ حقوق بحقِ تحریکِ منہاجُ القرآن محفوظ ہیں

موضوع	:	درود و سلام اور عظمتِ مصطفیٰ ﷺ
خطاب	:	شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری
ترتیب و تدوین	:	محمد حسین آزادالأزہری
کمپوزنگ	:	کاشف علی سعید
ٹائیٹل ڈیزائننگ	:	محمد الیاس قادری
زیراہتمام	:	منہاج القرآن علماء کونسل
مطبع	:	منہاجُ القرآن پرنٹرز، لاہور
اِشاعتِ اوّل	:	جولائی 2008ء
تعداد	:	1,100

تحریک منہاج القرآن کے زیراہتمام ماہانہ مجلس ختم الصلوٰۃ علی النبی ﷺ میں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری درود و سلام کی فضیلت و اہمیت اور دیگر روحانی موضوعات پر ایمان افروز خطابات فرماتے ہیں جن کو عوام الناس کے استفادہ لے لئے کتابچوں کی صورت میں شائع کیا جاتا ہے۔ یہ کتابچہ اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا

مُحَمَّدٍ

وَّعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ

درود و سلام

اور

عظمتِ مصطفیٰ ﷺ

خطاب:

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری

ترتیب و تدوین:

محمد حسین آزاد الأزہری

مِنہاجُ القرآن پبلیکیشنز

365- ایم، ماڈل ٹاؤن لاہور، فون: 5168514، 5169111-3

یوسف مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور، فون: 7237695

www.Minhaj.org - www.Minhaj.biz

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

فہرست

صفحہ	عنوانات	نمبر شمار
۷	ابتدائیہ	۱
۱۳	درود وسلام کی فضیلت	۲
۱۷	درود میں غلامان مصطفیٰ کا حصہ	۳
۱۸	فرشتوں کو درود میں ساتھ ملانے کا سبب	۴
۲۰	درود شریف قطعی القبول عمل ہے	۵
۲۱	ایک ایمان افروز نکتہ	۶
۲۳	شانِ محبوبیت	۷
۲۷	فضیلت درود وسلام احادیث کی روشنی میں	۸
۳۱	چند ایمان افروز واقعات	۹
۳۵	درود شریف کے فیوض وبرکات	۱۰
۳۷	گوشہ درود کا تعارف	۱۱
۳۸	گوشہ درود کا وظیفہ	۱۲

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ
۱۳	گوشہ درود وسلام کے ساکنین کے لئے آداب و ہدایات	۳۹
۱۴	علاقائی سطح پر حلقہ درود کا قیام	۴۰
۱۵	گھریلو سطح پر حلقہ درود کا قیام	۴۱
۱۶	انفرادی سطح پر حلقہ درود کا قیام	۴۲
۱۷	خواتین کے لئے حلقہ درود وسلام	۴۲
۱۸	طریقِ کار	۴۳
۱۹	درود وسلام بھیجنے کا طریقہ	۴۴
	مآخذ و مراجع	۴۵

ابتدائیہ

درود و سلام ایک ایسی منفرد اور بے مثل عبادت ہے جو رضائے الٰہی اور قربتِ مصطفٰی ﷺ کا مؤثر ذریعہ ہے۔ اس مقبول ترین عبادت کے ذریعے ہم بارگاہِ ایزدی سے فوری برکات کے حصول اور قبولیتِ دعا کی نعمت سے سرفراز ہو سکتے ہیں۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بھی اسی عملِ خیر کے ذریعے نہ صرف اپنے محبوب آقا ﷺ کا قرب پایا بلکہ آپ ﷺ کی مُعطّر سانسوں سے اپنی روحوں کو مہکایا اور گرمایا۔ آپ ﷺ کے رُخِ انور کی تجلیات سے ہی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اپنے مُشامِ جاں کو معطر کیا اور اس طرح انہیں سرکار دو عالم ﷺ سے خصوصی تعلق اور سنگت کی نعمت نصیب ہوئی۔ اگر غور کیا جائے تو معلوم ہو گا کہ ذاتِ مصطفٰی ﷺ سے تعلق ہی وہ نعمتِ خاص ہے جو آج ہمیں مقام و مرتبہ اور عزت و شرف جیسی لازوال نعمتوں سے نواز سکتی ہے۔

اگر ہم اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ نظامِ عبادات پر نگاہ دوڑائیں تو ہمیں کوئی عبادت ایسی دکھائی نہیں دیتی جس کی قبولیت کا یقینِ کامل ہو جبکہ درود و سلام ایک ایسی عبادت اور ایسا نیک عمل ہے جو ہر حال میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مقبول ہے۔ اِسی طرح تمام عبادات کے لئے مخصوص حالت، وقت، جگہ اور

طریقِ کار کا ہونا ضروری ہوتا ہے۔ جبکہ درود و سلام کو جس حال اور جس جگہ بھی پڑھا جائے اللہ تعالیٰ اُسے قبول فرما تا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ عاشقانِ مصطفیٰ ﷺ اپنی تمام تر عبادات کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کرتے وقت اوّل و آخر درود و سلام کا زینہ سجا دیتے ہیں تا کہ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب ﷺ کے نام کے صدقے ہماری بندگی اور عبادت کو قبول فرما لے۔

قرآنِ حکیم میں اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا:

وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِکَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِیْسَ ط اَبٰی وَاسْتَکْبَرَ وَکَانَ مِنَ الْکٰفِرِیْنَ. (البقرہ، ۲: ۳۴)

”اور (وہ وقت بھی یاد کریں) جب ہم نے فرشتوں سے فرمایا کہ آدم (علیہ السلام) کو سجدہ کرو تو سب نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے، اس نے انکار کیا اور تکبر کیا اور (نَتِیْجَةً) کافروں میں سے ہو گیا“

قرآن حکیم کی مذکورہ بالا آیت کریمہ سے واضح ہوتا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے اپنے اولین پیغمبر حضرت آدم علیہ السلام کے لئے اپنے فرشتوں کو سجدہ کرنے کا حکم دیا تو سوائے ابلیس کے سب فرشتوں نے سجدہ کیا۔ اس سے باری تعالیٰ کا فرشتوں کے سامنے حضرت آدم علیہ السلام کی فضیلت کو اجاگر کرنا مقصود تھا مگر جب باری تعالی نے اپنے حبیب مکرم سیدنا محمد مصطفیٰ ﷺ کی فضیلت کو اجاگر کرنا چاہا تو فرشتوں کو صرف درود پڑھنے کا حکم نہیں دیا، بلکہ سورہ

احزاب کی اس آیت کریمہ میں فرمایا:

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ط يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ○ (الاحزاب، ۳۳: ۵۶)

”بیشک اللہ اور اس کے (سب) فرشتے نبیِ (مکرمّ ﷺ) پر درود بھیجتے رہتے ہیں، اے ایمان والو! تم (بھی) اُن پر درود بھیجا کرو اور خوب سلام بھیجا کرو“

یہ آیت مبارکہ واضح کرتی ہے کہ نبی آخر الزماں ﷺ پر درود بھیجنے میں نہ صرف تمام فرشتے شریک ہوئے بلکہ باری تعالیٰ خود شریک ہوا۔ اِس آیت کریمہ کا سورۃ البقرہ کی درج بالا آیت کریمہ سے موازنہ کیا جائے تو درج ذیل اہم نکات کی نشاندہی ہوتی ہے:

۱۔ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے کا حکم دیا مگر وہ خود چونکہ اس سے پاک ہے اس لئے اس عمل میں شریک نہیں ہوا، جبکہ اپنے پیارے حبیب مکرم ﷺ پر درود بھیجنے میں فرشتوں کے ساتھ خود بھی شریک ہوا۔ اس سے معلوم ہوا کہ نبی آخرالزماں ﷺ کی فضیلت اور مقام و مرتبہ حضرت آدم علیہ السلام سے برتر ہے۔

۲۔ فرشتوں نے آدم علیہ السلام کو صرف ایک بار سجدہ کیا تھا مگر حضور نبی اکرم ﷺ پر وہ ہروقت اور ہر لمحہ درودشریف پڑھتے رہتے ہیں اور کوئی

زمانہ اس سے خالی نہیں ہوتا۔

۳۔ اللہ تعالیٰ کے درود بھیجنے کا مطلب اپنے محبوب ﷺ پر رحمت بھیجنا' ہر بعد کی گھڑی کو پہلی سے بہتر بنانا اور اپنے محبوب ﷺ کو مقام محمود پر فائز فرمانا ہے۔

۴۔ فرشتوں کے درود بھیجنے کا مقصد حضور ﷺ کے مقام ومرتبہ اور فضائل و کمالات میں اضافہ کی دعا کرنا، اور اس کے ذریعے اُمت کے لئے بخشش ومغفرت طلب کرنا ہے۔

۵۔ مومنین ومومنات کے درود بھیجنے کا مقصد اپنے آقا ومولا ﷺ کا ذکر جمیل کرنا، آپ کی تعریف وثناء کرنا اور اپنے لئے اس عمل سے بخشش ومغفرت کا حصول ہے۔

۶۔ اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضور ﷺ کی قبر انور پر ستر ہزار فرشتے صبح اور ستر ہزار فرشتے شام کو حاضر ہو کر درود پاک کا تحفہ پیش کرتے ہیں اور جو ایک مرتبہ یہ سعادت حاصل کر لیتے ہیں۔ پھر دوبارہ قیامت تک ان کو موقع نہیں ملے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ اس سعادت میں اپنے تمام فرشتوں کو شریک کرنا چاہتا ہے جن کی تعداد عقل انسانی کی پہنچ سے بھی ماوراء ہے۔

اسی فضیلت درود وسلام اور عظمت وشان مصطفیٰ ﷺ کے موضوع پر یہ کتابچہ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدظلہ العالی کے ماہانہ مجلس ختم الصلوۃ علی النبی ﷺ کے روحانی اجتماع میں کئے گئے پہلے خطاب پر مشتمل ہے۔ جس

کی اہمیت کے پیش نظر قارئین کے استفادہ کے لئے مرتب کر کے منہاج القرآن علماء کونسل کے زیراہتمام شائع کرنے کی سعادت حاصل کی جا رہی ہے۔ ان شاء اللہ اسی طرح بقیہ روحانی خطابات کو بھی مرتب کر کے نذر قارئین کیا جائے گا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ بوسیلہ خیر الانام ﷺ قائدتحریک شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کو عمرخضر عطا فرمائے اور تحریک منہاج القرآن کو ہرمقام پر کامیابی وکامرانی سے نوازے۔ (آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ)

مرتّب!

محمد حسین آزادالأزہری

(ایڈیٹر مجلّہ العلماء)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ رب العزت نے حضور نبی اکرم ﷺ پر درود و سلام پڑھنے کی تلقین کرتے ہوئے اِرشاد فرمایا:

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ط يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ○ (الاحزاب، ۳۳: ۵۶)

’’بیشک اللہ اور اس کے (سب) فرشتے نبیِّ (مکرّم ﷺ) پر درود بھیجتے رہتے ہیں، اے ایمان والو! تم (بھی) اُن پر درود بھیجا کرو اور خوب سلام بھیجا کرو‘‘

اللہ تبارک و تعالیٰ کے خصوصی فضل و کرم اور اس کی توفیق و عنایتِ خاص سے آج کا یہ روحانی اجتماع ہم سب کے لئے باعثِ سعادت و برکت ہے۔ آج گوشۂ درود کے باضابطہ افتتاح کے موقع پر اس اجتماع کا انعقاد کیا گیا ہے، اس یادگار، باوقار اور تاریخی موقع پر آج کی گفتگو کا موضوع **’’درود وسلام‘‘** ہے۔

درود و سلام کی فضیلت

سورۃ الاحزاب کی مذکورہ بالا آیت مبارکہ کی تفسیر میں قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے **الشفاء**، (ج:۱،ص:۶۰) میں لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے تمام

فرشتے حضور نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجتے ہیں۔ اس کے بعد مومنوں کو حکم ہوتا ہے کہ اے ایمان والو! تم بھی حضور علیہ الصلوٰۃ و السلام پر درود وسلام بھیجو۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ یہ آیتِ مبارکہ جو بطورِ خاص حضور نبی اکرم ﷺ کی عظمت وشان، علو مرتبت اور مقام رفیع کے اظہار کے لئے نازل کی گئی ہے۔ اس میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے پہلے خبر دی ہے کہ

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ.

’’بیشک اللہ تعالیٰ اور اس کے (سب) فرشتے نبیِٔ (مکرّم ﷺ) پر درود بھیجتے رہتے ہیں۔‘‘

اِس خبر میں اللہ رب العزت نے پہلے اپنا اور ملائکہ کا عمل بیان فرمایا، پھر ہمیں حکم دیا ہے کہ

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا○

’’اے ایمان والو! تم (بھی) اُن پر درود بھیجا کرو اور خوب سلام بھیجا کرو۔‘‘

اللہ تبارک و تعالیٰ نے قرآن مجید میں اَلْحَمْد سے وَالنَّاس تک اس مقام کے سوا کسی جگہ پر بھی ایسا حکم نہیں دیا کہ حکم دینے سے پہلے خبر دے کہ میں خود یہ کام کرتا ہوں۔ اس سے یہ حقیقت واضح طور پر سامنے آتی ہے کہ

۱۔ حضور اقدس ﷺ کی یہ عظمت و خصوصیت آپ ﷺ کا نصیب ہے، جس کی کوئی اور مثال نہ پورے قرآن پاک میں ہے، اور نہ ہی تمام انبیاء علیہم السلام میں سے کسی نبی اور رسول کے بارے میں اس طرح کی کوئی

آیت نازل ہوئی۔

۲۔ سیدنا آدم علیہ السلام کی عظمت کے اظہار کے لئے جو عمل منتخب کیا اس میں اللہ تبارک و تعالیٰ خود شریک نہ ہوا بلکہ یہ عمل فرشتوں سے کروایا مگر جب اپنے پیارے محبوب ﷺ کی عظمت و شان بیان کرنے کا وقت آیا تو دنیا والوں کو واضح طور پر مطلع کر دیا کہ سنو! میرے محبوب کی شان ملاء اعلیٰ میں کیا ہے، وہاں پر ایک ہی ذکر ہوتا ہے جو اللہ بھی کرتا ہے اور اس کے فرشتے بھی۔

یہ بات بڑی اہمیت کی حامل ہے کہ اللہ تعالیٰ خود تو اپنا ذکر نہیں کرتا اور نہ اپنی تسبیح بیان کرتا ہے بلکہ وہ صرف ایک ہی ذکر کرتا ہے جس کے متعلق قرآن حکیم میں واضح طور پر فرمایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر لحظہ اپنے محبوب ﷺ کا ذکر بلند کرتا ہے۔ ایک مقام پر فرمایا:

وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَO (الم نشرح، ۹۴: ۴)

”اور ہم نے آپ کی خاطر آپ کا ذکر (اپنے ذکر کے ساتھ ملا کر دنیا و آخرت ہر جگہ) بلند فرما دیا۔“

اور دوسرے مقام پر فرمایا:

اِنَّ اللهَ وَمَلٰٓئِکَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِيِّ. (الاحزاب، ۳۳:۵۶)

”بیشک اللہ اور اس کے (سب) فرشتے نبیِ (مکرمّ ﷺ) پر درود بھیجتے

رہتے ہیں۔‘‘

امام بخاریؒ نے حضرت ابو العالیہ تابعیؒ سے روایت کیا ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے درود بھیجنے کا مطلب یہ ہے:

صَلٰوۃُ اللّٰہِ ثَنَآؤُہٗ عَلَیہِ عِندَ المَلٰـئِکَۃِ.

(بخاری، الصحیح، کتاب التفسیر، تفسیر سورۃ الاحزاب، ٤:٢٨٢)

’’اللہ تعالیٰ ملائکہ کے اجتماع میں (اپنی شان کے لائق) اپنے محبوب ﷺ کی شان بیان کرتا ہے۔‘‘

کیونکہ حضور نبی اکرم ﷺ کی شان وہی جانے جس نے آپ ﷺ کو شان سے نوازا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو اپنی شان کے مطابق علم تھا کہ میں نے اپنے محبوب ﷺ کی تعریف کرتے رہنا ہے، لہٰذا پہلے ہی نام ’’محمد (ﷺ)‘‘ رکھ دیا یعنی وہ ذات جس کی بار بار اور بے حدو حساب تعریف کی جائے۔

مذکورہ حدیث میں ثَنَاؤُہٗ عَلَیہِ عِندَ الْمَلٰئِکَۃِ (ملائکہ کے سامنے حضور ﷺ کی شان بیان کرنا) سے معلوم ہوا کہ ملائکہ کے بے حد و حساب اجتماع میں اللہ تعالیٰ ان کے سامنے اپنی شان کے لائق اپنے محبوب ﷺ کی عظمت و شان بیان کرتا ہے گویا سارا عرش، ملاء اعلیٰ اور پوری کائنات گوشۂ درود ہے جس میں اللہ تعالیٰ فرشتوں کو بلا کر ارشاد فرماتا ہے کہ آؤ! میرے ساتھ شریک ہو جاؤ۔

درود میں غلامانِ مصطفیٰ ﷺ کا حصہ

ایک اور مقام پر حضور ﷺ کی امت کے غلاموں پر درود بھیجنے کا ذکر آیا ہے۔ جب آیت کریمہ: اِنَّ اللہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ نازل ہوئی تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپس میں گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ اللہ تعالیٰ جو بھی نعمت آقا ﷺ کو عطا کرتا ہے اس میں سے ہمارے پیکر جود و سخا آقا ﷺ ازراہِ لطف و کرم امت کے لئے حصہ ضرور عطا کرتے ہیں۔ یہ آیت مبارکہ جس میں اللہ اور اس کے فرشتے حضور ﷺ پر درود بھیجتے ہیں اتنی عظیم نعمت وفضیلت ہے جس میں سے ہمیں بھی کچھ نہ کچھ ضرور عطا ہوگا۔ چنانچہ سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس سلسلے میں بارگاہِ محبوب ﷺ میں عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا اس کرم اور خاص نعمت سے ہمیں بھی حصہ عطا ہو گا؟ اِس پر اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے حضرت جبرائیل علیہ السلام نے حاضر خدمت ہو کر آقا ﷺ کو خوشخبری دیتے ہوئے محبت بھرا پیغام پہنچایا:

هُوَ الَّذِیْ یُصَلِّیْ عَلَیْکُمْ وَمَلٰٓئِکَتُهٗ لِیُخْرِجَکُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ ط وَکَانَ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَحِیْمًا○

(الاحزاب، ۳۳: ۴۳)

’’وہی ہے جو تم پر درود بھیجتا ہے اور اس کے فرشتے بھی، تاکہ تمہیں اندھیروں سے نکال کر نور کی طرف لے جائے اور وہ مومنوں پر بڑی مہربانی فرمانے والا ہے‘‘

اس آیت مبارکہ سے یہ بات بھی سامنے آتی ہے کہ جہاں درود پڑھا جائے وہاں نور پیدا ہوتا ہے پس جہاں نور پیدا ہوتا ہے وہاں اندھیرا ختم ہو جاتا ہے۔ لہٰذا درود و سلام پڑھنے والے اہلِ نور ہوتے ہیں اور درود نہ پڑھنے والے اہلِ ظلمت ہوتے ہیں۔ چنانچہ مذکورہ آیت میں امتیوں کے لئے بھی خوشخبری ہے۔ اوّل الذکر آیتِ مبارکہ اور اس آیتِ مبارکہ کے اسلوب بیان میں ایک واضح فرق ہے۔ اس آیت میں جو فعل ہے اس میں صیغہ واحد استعمال ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یُصَلِّیْ کے فعل کو اپنے ساتھ خاص کرلیا ہے۔ واؤ عطف لگا کر فرشتوں کا الگ ذکر کیا ہے۔ یعنی جب مومنوں پر درود بھیجنے کا ذکر کیا تو فرمایا: یُصَلِّیْ عَلَیْکُمْ وَمَلٰٓئِکَتُهٗ یعنی میں الگ بھیجتا ہوں اور فرشتے الگ بھیجتے ہیں پھر اپنے محبوب ﷺ پر بھیجے جانے والے درود میں فرشتوں کو فرمایا آؤ مل کر ان پر درود بھیجتے ہیں تو معلوم ہوا کہ حضور ﷺ پر انفرادی اور اجتماعی طور پر بھی درود وسلام پڑھنا اللہ تعالیٰ اور فرشتوں کی سنت ہے۔

فرشتوں کو درود میں ساتھ ملانے کا سبب

اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ خود حضور ﷺ پر درود بھیجتا ہے تو اس کی کیا ضرورت ہے کہ فرشتوں کو بھی ساتھ ملائے کیا اس کا اپنا درود بھیجنا کافی نہیں ہے؟

اس سوال کا جواب امام رازی رحمۃ اللہ علیہ 'التفسیر الکبیر، ۲۵:۲۲۸' میں تحریر کرتے ہیں کہ جن پر باری تعالیٰ ہر وقت درود بھیجتا رہتا ہے انہیں کسی اور کی کیا

محتاج ہے۔ وہ فرشتوں کو اس لئے ساتھ ملاتا ہے تاکہ فرشتوں کو بھی ایسا کرنے سے شرف و عزت ملے۔ جب اللہ تعالیٰ حضور ﷺ پر درود بھیجتا ہے تو آقا علیہ السلام کو عزت ملتی ہے مگر جب فرشتے اور مخلوقات آپ ﷺ پر درود و سلام بھیجتے ہیں تو اس سے درود بھیجنے والوں کو عزت ملتی ہے اور ان کی اپنی شان بلند ہوتی ہے۔ حدیث مبارکہ میں ہے کہ آقا ﷺ نے فرمایا:

مَنْ صَلَّى عَلَيَّ مِنْ أُمَّتِي صَلَاةً مُخْلِصًا مِنْ قَلْبِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرَ صَلَوٰاتٍ وَرَفَعَهُ بِهَا عَشْرَ دَرَجَاتٍ، وَكَتَبَ لَهُ بِهَا عَشْرَ حَسَنَاتٍ وَمَحٰى عَنْهُ عَشْرَ سَيِّئَاتٍ.

(نسائی، السنن الکبری، ٦: ٢١، رقم: ٩٨٩٢)

''میری اُمت میں سے جو بھی خلوص نیت سے مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے بدلہ میں دس مرتبہ اس پر (بصورتِ رحمت) درود بھیجتا ہے اور اس کے دس درجات بلند فرما دیتا ہے اور دس نیکیاں اس کے حق میں لکھ دیتا ہے اور اس کے دس گناہ معاف کر دیتا ہے۔''

یعنی اس کی اپنی بخشش ہوتی ہے، اس کے لئے جنت کا راستہ ہموار ہوتا ہے اور وہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شفاعت کا حقدار ٹھہرتا ہے۔

دوسری حدیث میں آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

إِنَّ أَوْلَى النَّاسِ بِي أَكْثَرُهُمْ عَلَيَّ صَلَاةً.

(خطیب بغدادی، الجامع الاخلاق الراوی وآداب السامع، ٢: ١٠٣، رقم: ١٣٠٤)

’’قیامت کے روز لوگوں میں سب سے زیادہ میرے نزدیک وہ شخص ہوگا جو مجھ پر سب سے زیادہ درود بھیجنے والا ہوگا۔،،

آپ ﷺ کا کوئی ایسا فرمان نہیں ملتا کہ اُمتیوں کے درود وسلام سے میری عزت وتکریم بلند ہوتی ہے۔ حضور ﷺ کو فائدہ صرف اللہ تعالیٰ کے درود کا ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا درود حضور نبی اکرم ﷺ کو ہر ایک سے بے نیاز کر دیتا ہے۔

اسی طرح مومنوں کو حکم دیا گیا کہ

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًاo

(الاحزاب، ۳۳:۵٦)

’’اے ایمان والو! تم (بھی) ان پر درود بھیجا کرو اور خوب سلام بھیجا کرو‘‘

امام فخرالدین رازی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ مومنوں کو اللہ تعالیٰ نے اس لئے آقا علیہ السلام پر درود بھیجنے میں شامل کیا تاکہ مومن بھی شفقت و رحمت کے مستحق ٹھہریں۔

درود شریف قطعی القبول عمل ہے

یاد رکھیں! کوئی عمل اور عبادت ایسی نہیں جس کا قبول ہونا حتمی اور قطعی ہو جیسے نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، صدقہ و خیرات، جہاد و دیگر اعمال صالحہ اور ہر عبادت ظنی القبول ہے چاہے مولا قبول کرے چاہے نہ کرے مگر درود وسلام ایسا

عمل ہے جو قطعی القبول ہے۔ اِدھر درود پڑھنے والے نے درود پڑھا اور اُدھر اسی لمحے اسے شرفِ قبولیت بخشا جاتا ہے۔ فاسق وفاجر اور گنہگار کا نیک عمل تو رد ہوسکتا ہے مگر درود وسلام ہرگز رد نہیں ہوتا کیونکہ اس کا عامل اس کی اپنی ذات نہیں بلکہ خدا کی ذات ہوتی ہے۔ اسی لئے یہ قطعی القبول ہے جیسے نماز پڑھنا اس کا حکم ہے اس کا قائم کرنا ہم پر فرض ہے اس لئے ہم کہتے ہیں:

اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ○ (الفاتحه، ۱:۴)

''(اے اللہ!) ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور ہم تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں۔''

مگر درود شریف پڑھنے کے متعلق ارشاد فرمایا گیا:

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ○

(الاحزاب،۳۳:۵۶)

''اے ایمان والو! تم (بھی) ان پر درود بھیجا کرو اور خوب سلام بھیجا کرو۔''

ایک ایمان افروز نکتہ

ارشادِ ربانی کے تحت ہمارے لئے درود پڑھنا فرض قرار دیا گیا۔ اب چاہیے تو یہ تھا کہ ہم جواب میں یوں کہتے:

اِنَّا نُصَلِّي عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللهِ

(یا رسول اللہ! بے شک ہم آپ پر درود بھیجتے ہیں)

یا یوں کہتے:

نَحۡنُ نُصَلِّي عَلَیۡکَ یَا رَسُوۡلَ اللہ

(یا رسول اللہ! ہم آپ پر درود بھیجتے ہیں)

مگر اس کی بجائے ہمیں درود پڑھنے کا طریقہ یوں سکھایا گیا کہ:

اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

''اے اللہ تو محمد (ﷺ) پر درود بھیج۔''

حالانکہ اس نے ہمیں حکم دیا تھا کہ اے ایمان والو! **صَلُّوا عَلَیۡهِ** (تم درود بھیجو) بجائے اس کے کہ ہم کہتے کہ ہم درود بھیجتے ہیں۔ ہم نے پلٹ کر اللہ تعالیٰ ہی سے عرض کیا مولا تو ہی بھیج۔ اس میں حکمت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ بندے تو جتنا بھی نیک اور صالح ہو جائے پھر بھی عیب، نقص اور کمزوری سے پاک نہیں ہو سکتا جبکہ میرا محبوب طاہر و مطہر ہے۔ لہٰذا میری بارگاہ میں درخواست کرو کہ اے اللہ! ہم اس قابل نہیں ہیں۔ لہٰذا تو ہی اپنے محبوب ﷺ پر اپنی شان کے لائق ہماری طرف سے درود بھیج دے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اپنے درود کو تو اپنے محبوب ﷺ پر اپنی شان کے مطابق بھیجتا ہی ہوں تمہارے حصے کا بھی میں ہی بھیجوں گا۔ کیونکہ میرے سوا میرے مصطفیٰ ﷺ پر درود نہ کوئی بھیج سکتا ہے اور نہ ہی بھیجنے کا حق ادا کر سکتا ہے۔ میں اپنا بھی

بھیجوں گا اور تمہارا بھی اور جو مجھے یہ درخواست کرے گا اس کے نامہ اعمال میں بھی درود لکھا جائے گا۔ یہ اس لئے کہ ہمیں مقامِ مصطفیٰ ﷺ کا نہ ادراک ہے اور نہ ہی معرفت، بقول شاعر:

؎ اگر خاموش رہوں میں تو تُو ہی ہے سب کچھ
جو کچھ کہا تو تیرا حسن ہو گیا محدود

شانِ محبوبیت

اس میں ایک اور نکتہ یہ بھی کارفرما ہے کہ مذکورہ پوری آیتِ مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے حضور نبی اکرم ﷺ کی بات کی ہے مگر آپ ﷺ کا نام نہیں لیا۔ دیگر انبیاء کی جب بھی بات کی ہے ان کا نام لے کر بلایا ہے۔ فرمایا:

یٰٓاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ. (البقرة، ۲: ۳۵)

”اے آدم! تم اور تمہاری بیوی اس جنت میں رہائش رکھو۔“

اسی طرح حضرت نوح علیہ السلام کو مخاطب کر کے فرمایا:

یٰنُوْحُ اهْبِطْ بِسَلٰمٍ مِّنَّا. (هود، ۱۱: ۴۸)

”اے نوح! ہماری طرف سے سلامتی اور برکتوں کے ساتھ (کشتی سے) اتر جاؤ۔“

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا نام لیا تو فرمایا:

وَنَادَیْنٰهُ اَنْ یّٰٓاِبْرٰهِیْمُ ۝ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْیَا. (الصّٰفٰت، ۳۷: ۱۰۴۔۱۰۵)

’’اور ہم نے اسے ندا دی کہ اے ابراہیم! واقعی تم نے اپنا خواب (کیا خوب) سچا کر دکھایا۔‘‘

حضرت داؤد علیہ السلام کو پکارا تو فرمایا:

یٰدَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰکَ خَلِیْفَةً فِی الْاَرْضِ. (ص، ۳۸: ۲۶)

’’اے داؤد! بے شک ہم نے آپ کو زمین میں (اپنا) نائب بنایا۔‘‘

حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے خطاب کیا تو فرمایا:

یٰعِیْسٰٓی اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ وَرَافِعُکَ اِلَیَّ. (آل عمران، ۳: ۵۵)

’’اے عیسیٰ! بیشک میں تمہیں پوری عمر تک پہنچانے والا ہوں۔‘‘

حضرت زکریا علیہ السلام کو بلایا تو فرمایا:

یٰزَکَرِیَّآ اِنَّا نُبَشِّرُکَ. (مریم، ۱۹: ۷)

’’اے زکریا! بے شک ہم تمہیں خوشخبری سناتے ہیں۔‘‘

اسی طرح جب حضرت یحییٰ علیہ السلام کو پکارا تو فرمایا:

یٰیَحْیٰ خُذِ الْکِتٰبَ بِقُوَّةٍ. (مریم، ۱۹: ۱۲)

’’اے یحییٰ! (ہماری) کتاب (تورات) کو مضبوطی سے تھامے رکھو۔‘‘

مذکورہ بالا چند مثالوں سے معلوم ہوا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے دیگر انبیاء علیہم السلام کو جب بھی بلایا تو براہِ راست نام لے کر بلایا، مگر **اَلحَمْد** سے **وَالنَّاس** تک پورا قرآن گواہ ہے کہ جب اپنے پیارے حبیب ﷺ کی باری

آئی تو اللہ تعالیٰ نے کہیں بھی آپ کو نام لے کر نہیں بلایا مثلاً:

۱۔ اِنَّ اَوۡلَی النَّاسِ بِاِبۡرٰهِیۡمَ لَلَّذِیۡنَ اتَّبَعُوۡهُ وَهٰذَا النَّبِیُّ وَالَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا ؕ وَاللّٰهُ وَلِیُّ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ ○ (آل عمران، ۳: ۶۸)

’’بیشک سب لوگوں سے بڑھ کر ابراہیم کے قریب (اور حقدار) تو وہی لوگ ہیں جنہوں نے ان (کے دین) کی پیروی کی ہے اور (وہ) یہی نبی اور (ان پر) ایمان لانے والے ہیں، اور اللہ ایمان والوں کا مددگار ہے۔‘‘

مذکورہ آیت میں ایک نبی کو جو جد الانبیاء ہیں کا نام لے کر پکارا ہے مگر نبی آخر الزماں حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو نام لے کر نہیں بلکہ نبی ﷺ کہہ کر پکارا

اور ایک جگہ فرمایا:

۲۔ یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ اِنَّاۤ اَرۡسَلۡنٰکَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِیۡرًا ○

(الاحزاب، ۳۳: ۴۵)

’’اے نبیِّ (مکرّم!) بیشک ہم نے آپ کو (حق اور خَلق کا) مشاہدہ کرنے والا اور (حُسنِ آخرت کی) خوشخبری دینے والا اور (عذابِ آخرت کا) ڈر سنانے والا بنا کر بھیجا ہے۔‘‘

۳۔ یٰۤاَیُّهَا الرَّسُوۡلُ بَلِّغۡ مَاۤ اُنۡزِلَ اِلَیۡکَ مِنۡ رَّبِّکَ.

(المائدہ، ۵: ۶۷)

’’اے (برگزیدہ) رسول! جو کچھ آپ کی طرف آپ کے رب کی جانب سے نازل کیا گیا ہے (سب لوگوں کو) پہنچا دیجئے۔‘‘

٤۔ یٰٓاَیُّھَا الْمُزَّمِّلُ. (المزمل، ٧٣: ١)

’’اے کملی کی جھرمٹ والے (حبیب!)‘‘

٥۔ یٰٓاَیُّھَا الْمُدَّثِّرُ. (المدثر، ٧٤: ١)

’’اے چادر اوڑھنے والے (حبیب!)‘‘

پھر کہیں یٰسین اور کہیں طٰہٰ کہہ کر پکارا۔ ہر جگہ اور ہر دفعہ نئے القاب استعمال کئے اور پیار بھرے ناموں سے پکارا۔ مگر ذاتی نام سے نہیں بلایا، جس سے معلوم ہوا کہ اللہ رب العزت نے ہمیں اپنے پیارے نبی ﷺ کی تعظیم و تکریم اور ادب و احترام کی تعلیم دی ہے، لہٰذا ہمیں چاہیے کہ ہم جب بھی آپ ﷺ کا نام لیں تو بڑی محبت و عقیدت اور ادب و احترام سے لیا کریں۔ نام سے پہلے سیدنا ومولانا ملا کر پڑھیں اس طرح نام کی برکت بھی ملے گی اور نام الاپنے کی برکت بھی نصیب ہوگی۔

ایک نہایت ہی اہم بات جو اس آیت مبارکہ سے سامنے آتی ہے۔ وہ یہ ہے کہ کم وبیش ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء علیہم السلام مبعوث فرمائے گئے، مگر کسی بھی نبی کی اُمت کو اپنے نبی کے لئے درود بھیجنے کا حکم نہیں دیا گیا۔ یہ پہلا حکم ہے جو اُمت محمدیہ کو اپنے پیارے نبی ﷺ پر درود بھیجنے کے لئے دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کی رفعت و بلندئ درجات کے لئے خود بھی ہمہ وقت درود

بھیجتا رہتا ہے اور آپ ﷺ کے امتیوں کو بھی ایسا کرنے کا حکم فرمایا۔

قرآن مجید کے بعد اب احادیث نبویہ سے درود و سلام کی فضیلت اجاگر کی جاتی ہے۔

فضیلت درود وسلام احادیث کی روشنی میں

حضور نبی اکرم ﷺ پر درود شریف پڑھنے کی فضیلت و اہمیت کے بارے میں کثرت کے ساتھ احادیث موجود ہیں جن میں سے چند درج ذیل ہیں:

۱۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

إِذَا صَلَّيْتُمْ عَلَيَّ فَأَحْسِنُوا الصَّلٰوةَ فَإِنَّكُمْ لَا تَدْرُوْنَ لَعَلَّ ذٰلِکَ يُعْرَضُ عَلَيَّ. (هندی، کنز العمال، ۱: ۴۹۷، رقم: ۲۱۹۳)

”جب تم مجھ پر درود بھیجو تو نہایت خوبصورت انداز سے بھیجو کیونکہ تم نہیں جانتے کہ تمہارا درود مجھے پیش کیا جاتا ہے۔“

۲۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

اِذَا قَالَ ذٰلِکَ فُتِحَتْ لَهُ اَبْوَابُ الرَّحْمَةِ.

(بیهقی، السنن الکبریٰ، ۱: ۴۴، رقم: ۱۹۶)

”جب وہ مجھ پر درود پڑھتا ہے تو اس کے لئے رحمت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔“

۳۔ آقا ﷺ نے فرمایا:

إِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ وَلَيْلَةُ الْجُمُعَةِ فَأَكْثِرُوا الصَّلٰوةَ عَلَيَّ.

(مسند الشافعی، ۱:۷۰)

''جب جمعہ کی رات اور جمعہ کا دن آئے تو مجھ پر کثرت سے درود پڑھا کرو۔''

۴۔ حضور ﷺ پر درود پڑھنا بڑی سعادت اور برکات کا باعث ہے۔ درود پڑھنے والے جہاں کہیں سے بھی پڑھیں وہ آپ ﷺ کی بارگاہِ اقدس میں پہنچ جاتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

فَإِنَّ صَلٰوتَكُمْ تَبْلُغُنِي حَيْثُ مَا كُنْتُمْ.

(سنن أبی داؤد، ۲: ۲۱۸، کتاب المناقب باب زیارة القبور، رقم: ۲۰۴۲)

''پس تم جہاں کہیں بھی ہوتے ہو تمہارا درود مجھے پہنچ جاتا ہے۔''

غور کریں آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارا درود خود مجھ تک پہنچتا ہے، یہ نہیں فرمایا کہ پہنچایا جاتا ہے۔ مراد یہ ہے کہ آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام فرما رہے ہیں کہ سارا ہفتہ درود فرشتوں کے ذریعے پہنچایا جاتا ہے مگر جمعہ کے دن اور رات جہاں کہیں بھی تم پڑھتے ہو تمہارا درود میں خود وصول کرتا ہوں اور خود سنتا ہوں۔

۵۔ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں:

دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ يَوْمًا فَوَجَدْتُهُ مَسْرُوْرًا فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! مَا أَدْرِي مَتٰى رَأَيْتُکَ أَحْسَنَ بِشْرًا وَأَطْيَبَ نَفْسًا مِنَ الْيَوْمِ؟ قَالَ: وَمَا يَمْنَعُنِي وَجِبْرِيْلُ خَرَجَ مِنْ

عِنْدِی السَّاعَةَ فَبَشَّرَنِي أَنْ لِكُلِّ عَبْدٍ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً يُكْتَبُ لَهُ بِهَا عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَيُمْحٰى عَنْهُ عَشْرُ سَيِّئَاتٍ، وَيُرْفَعُ لَهُ عَشْرُ دَرَجَاتٍ، وَتُعْرَضُ عَلَيَّ كَمَا قَالَهَا، وَيُرَدُّ عَلَيْهِ بِمِثْلِ مَا دَعَا. (مصنف عبدالرزاق، ۲: ۲۱٤، رقم: ۳۱۱۳)

''ایک روز میں حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ بہت خوش تھے، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے آج سے بڑھ کر زیادہ خوش اور مسرور آپ کو کبھی نہیں پایا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: آج جبریل امین (علیہ السلام) آئے تھے ابھی نکل کر میرے پاس سے گئے ہیں اور مجھے انہوں نے خبر دی ہے کہ امت میں سے جو شخص مجھ پر ایک بار درود بھیجتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی دس نیکیاں لکھ لیتا ہے، اس کے دس گناہ معاف کر دیتا ہے، اور جس طرح اس بندے نے درود بھیجا تھا اللہ تعالیٰ انہی الفاظ سے اُس پر درود بھیجتا ہے۔''

۶۔ ایک دوسری حدیث جسے امام ابو داؤدؒ اور امام احمد بن حنبلؒ نے روایت کیا ہے، میں آپ ﷺ نے فرمایا:

مَا مِنْ أَحَدٍ يُسَلِّمُ عَلَيَّ إِلَّا رَدَّ اللهُ عَلَيَّ رُوْحِي حَتّٰى أَرُدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ.

(سنن ابی داؤد، ۲: ۲۱۸، کتاب المناسك، باب زيارة القبور، رقم: ۲۰٤۱)

’’جب کوئی شخص مجھ پر سلام بھیجتا ہے تو اللہ تبارک و تعالیٰ مجھے میری روح لوٹا دیتا ہے پھر میں اس سلام بھیجنے والے شخص کے سلام کا جواب خود دیتا ہوں۔‘‘

۷۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَـلَاةً وَاحِدَةً صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ عَشْرَ صَلَوَاتٍ وَحُطَّتْ عَنْهُ عَشْرُ خَطِيْئَاتٍ وَرُفِعَتْ لَهُ عَشْرُ دَرَجَاتٍ.

(نسائی، السنن، کتاب السهو، باب الفضل فی الصلاة علی النبی ﷺ، ٤: ٥٠)

’’جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے، اس کے دس گناہ معاف کئے جاتے ہیں، اور اس کے لئے دس درجات بلند کئے جاتے ہیں۔‘‘

۸۔ حضرت ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور ﷺ نے فرمایا:

اَوْلَى النَّاسِ بِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَكْثَرُهُمْ عَلَيَّ صَـلَاةً.

(ترمذی، الجامع الکبیر، ابواب الوتر، باب ما جاء فی فضل الصلاة علی النبی ﷺ، ١: ٤٩٥، رقم: ٤٨٤)

’’قیامت کے روز لوگوں میں سے میرے سب سے زیادہ قریب وہ شخص ہوگا جو (اس دنیا میں) ان سب سے زیادہ درود بھیجتا ہوگا۔‘‘

۹۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے، حضور ﷺ نے فرمایا:

رَغِمَ أَنْفُ رَجُلٍ ذُكِرْتُ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ.

(ترمذی، الجامع، ابواب الدعوات، باب قول رسول اللّٰہ ﷺ: رغم أنف رجل، ۵: ۵۵۰، رقم: ۳۵۴۵)

''وہ شخص ذلیل ہوا جس کے سامنے میرا ذکر کیا گیا اور اُس نے مجھ پر درود نہیں بھیجا۔''

۱۰۔ حضرت سیدنا علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

كُلُّ دُعَاءٍ مَحْجُوْبٌ حَتّٰى يُصَلَّى عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ اٰلِ مُحَمَّدٍ (ﷺ)

(طبرانی، المعجم الاوسط ۱: ۲۲۰، رقم: ۷۲۵)

''ہر دعا اس وقت تک پردۂ حجاب میں رہتی ہے جب تک حضور نبی اکرم ﷺ اور آپ ﷺ کے اہل بیت پر درود نہ بھیجا جائے۔''

مذکورہ بالا دلائل سے بخوبی واضح ہوا کہ کس طرح درود شریف اُمتیوں کے لئے بخشش و مغفرت، قبولیتِ دعا، بلندی درجات اور قرب الٰہی و قربِ مصطفیٰ ﷺ کا باعث بنتا ہے۔ اس سلسلے میں چند ایمان اَفروز واقعات درج ذیل ہیں۔

چند ایمان افروز واقعات

۱۔ مواہب اللدنیہ میں امام قسطلانیؒ نے روایت کیا ہے کہ قیامت کے دن کسی مومن کی نیکیاں کم ہو جائیں گی اور گناہوں کا پلڑا بھاری ہو جائے گا

تو وہ مومن پریشان کھڑا ہو گا۔ اچانک آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام میزان پر تشریف لائیں گے اور چپکے سے اپنے پاس سے بند پرچہ مبارک نکال کر اس کے پلڑے میں رکھ دیں گے۔ جسے رکھتے ہی اس کی نیکیوں کا پلڑا وزنی ہو جائے گا۔ اس شخص کو پتہ ہی نہیں چلے گا کہ یہ کون تھے جو اس کا بیڑا پار کر گئے۔ وہ پوچھے گا آپ کون ہیں؟ اتنے سخی، اتنے حسین وجمیل آپ نے مجھ پر کرم فرما کر مجھے جہنم کا ایندھن بننے سے بچا لیا اور وہ کیا پرچہ تھا جو آپ نے میرے اعمال میں رکھا؟ آقا علیہ السلام کا ارشاد ہو گا: میں تمہارا نبی ہوں اور یہ پرچہ درود ہے جو تم مجھ پر بھیجا کرتے تھے۔

۲۔ درود شریف پر لکھی جانے والی عظیم کتاب 'دلائل الخیرات' کے مؤلف امام جزولی رحمۃ اللہ علیہ ہیں جن کا مزارِ اقدس مراکش میں ہے۔ وہ اس کتاب کی تالیف کا سبب بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ آپ ایک سفر میں تھے دورانِ سفر نماز کا وقت ہوگیا آپ وضو کرنے کے لئے ایک کنویں پر گئے، جس پر پانی نکالنے کے لئے کوئی ڈول تھا اور نہ ہی کوئی رسی۔ پانی نیچے تھا اسی سوچ میں تھے کہ اب پانی کیسے نکالا جائے۔ اچانک ساتھ ہی ایک گھر کی کھڑکی سے ایک بچی دیکھ رہی تھی جو سمجھ گئی کہ بزرگ کس لئے پریشان کھڑے ہیں انہیں پانی کی ضرورت ہے۔ چنانچہ وہ نیچے اتری اور کنویں کے کنارے پہنچ کر اس کنویں میں اپنا لعاب پھینک دیا اسی لمحے کنویں کا پانی اچھل کر کنارے تک آ گیا اور ابلنے لگا۔ امام جزولی رحمۃ اللہ علیہ نے وضو

کر لیا تو بچی سے اس کرامت کا سبب پوچھا۔ اُس نے بتایا کہ یہ سب کچھ حضور نبی اکرم ﷺ کی ذات پاک پر کثرت سے درود بھیجنے کا فیض ہے۔ امام جزولی رحمۃ اللہ علیہ نے اسی وقت عزم کر لیا کہ میں اپنی زندگی میں حضور اقدس ﷺ پر درود پاک کی ایک عظیم کتاب مرتب کروں گا اور 'دلائل الخیرات' جیسی عظیم تصنیف وجود میں آ گئی۔

(جزولی، دلائل الخیرات: ۱۲)

۳۔ امام ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ ایک صالح شخص نے کسی کو خواب میں دیکھا اور اس سے پوچھا کہ مرنے کے بعد تیرا کیا حال ہوا اس نے بتایا کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے میری بخشش فرما کر جنت میں بھیج دیا۔ صالح شخص نے اس سلوک کا سبب پوچھا تو اس نے بتایا کہ جب فرشتوں نے میرے اعمال تولے، میرے گناہوں کو شمار کیا اور میرے پڑھے ہوئے درود پاک بھی شمار کئے تو سو درود گناہوں سے بڑھ گئے جبکہ باقی سب نیک اعمال سے میرے گناہ زیادہ تھے۔ جونہی درود پاک کا شمار بڑھ گیا تو اللہ پاک نے فرشتوں کو حکم دیا کہ اس کا حساب کتاب ختم کر دو چونکہ اس کے درود بڑھ گئے ہیں اس لئے اس کو سیدھا جنت میں لے جاؤ۔

(فیروز آبادی، الصلات والبشر فی الصلاۃ علی خیر البشر: ۱۶۱)

(ابن حجر مکی، الدر المنضود فی الصلاۃ والسلام علی صاحب المقام المحمود: ۱۸۳)

۴۔ امام قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب 'المواہب اللدنیۃ' (۱:۴۰) میں فرماتے

ہیں کہ جب آدم علیہ السلام کی تخلیق کے بعد حضرت حوا علیہا السلام کی پیدائش ہوگئی تو حضرت آدم علیہ السلام نے ان کا قرب چاہا۔ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو حکم دیا کہ پہلے ان کا نکاح ہوگا اور مہر کے طور پر دونوں کو حکم ہوا کہ مل کر بیس بیس مرتبہ میرے محبوب ختم المرسلین ﷺ پر درود پڑھیں۔ (ایک روایت میں تین تین مرتبہ بیان ہوا ہے۔) چنانچہ انہوں نے بیس مرتبہ یا تین مرتبہ درود پڑھا اور حضرت حوّا ان پر حلال ہوگئیں۔

(صاوی، حاشیه علی تفسیر الجلالین، ۱: ۵۲)

۵۔ امام شرف الدین بوصیری رحمۃ اللہ علیہ ایک بہت بڑے تاجر اور عالم تھے، وہ عربی ادب کے بہت بڑے فاضل اور شاعر بھی تھے۔ انہیں اچانک فالج ہوگیا۔ بستر پر پڑے پڑے انہیں خیال آیا کہ بارگاہ سرور کونین ﷺ میں کوئی ایسا درد بھرا قصیدہ لکھوں جو درود وسلام سے معمور ہو۔ چنانچہ محبت و عشقِ رسالت مآب ﷺ میں ڈوب کر ۱۶۶ اشعار پر مشتمل قصیدہ بردہ شریف جیسی شہرت دوام حاصل کرنے والی تصنیف تخلیق کر ڈالی۔ رات کو آقا ﷺ خواب میں تشریف لائے اور امام بوصیریؒ کو فرمایا: بوصیری یہ قصیدہ سناؤ، عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! میں بول نہیں سکتا فالج زدہ ہوں۔ آقا ﷺ نے اپنا دستِ مبارک امام بوصیریؒ کے بدن پر پھیرا جس سے انہیں شفا حاصل ہوگئی۔ پس امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ نے قصیدہ سنایا۔ قصیدہ سن کر آپ ﷺ کمال مسرت وخوشی سے دائیں بائیں جھوم

رہے تھے۔ ایک روایت یہ بھی ہے کہ حالتِ خواب میں امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ کو آپ ﷺ نے چادر (بردہ) عطا فرمائی۔ اسی وجہ سے اس کا نام قصیدہ بردہ پڑ گیا۔ امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ صبح اٹھے تو فالج ختم ہو چکا تھا۔ گھر سے باہر نکلے، گلی میں انہیں ایک مجذوب شیخ ابو الرجاء رحمۃ اللہ علیہ ملے اور امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ کو فرمایا کہ رات والا وہ قصیدہ مجھے بھی سناؤ۔ امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ یہ سن کر حیرت زدہ ہو گئے اور پوچھا آپ کو یہ کیسے معلوم ہوا؟ انہوں نے کہا: جب اسے حضور نبی اکرم ﷺ سن کر خوشی سے جھوم رہے تھے میں بھی دور کھڑا سن رہا تھا۔

(خرپوتی، عصیدۃ الشھدۃ شرح قصیدۃ البردۃ، ۳:۵)

درود شریف کے فیوض و برکات

درود و سلام کے بے شمار فیوض و برکات ہیں جو درود شریف پڑھنے والوں کو بارگاہِ الٰہی سے نصیب ہوتے ہیں جن میں سے چند یہ ہیں:

۱۔ آقا علیہ السلام کی بارگاہ سے تعلق نصیب ہوتا ہے۔

۲۔ نسبتِ محمدی ﷺ نصیب ہوتی ہے۔

۳۔ کثرتِ درود و سلام سے حضور اقدس ﷺ کی زیارت کا دروازہ کھلتا ہے۔

۴۔ کثرت سے پڑھا جانے والا درود و سلام خود توبہ بن جاتا ہے۔

۵۔ کثرت سے درود و سلام پڑھنے سے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

۶۔ کثرت سے درود پڑھنے والا آپ ﷺ کی شفاعت کا حقدار بن جاتا ہے۔

۷۔ درود و شریف پڑھنے والے کو آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی توجہ حاصل ہوتی ہے۔

۸۔ درود شریف پڑھنے والا جب تک درود شریف پڑھتا رہتا ہے، اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی توجہ بھی اس کی طرف رہتی ہے۔

۹۔ بے شک درود بھیجنا موت سے پہلے بندہ کو جنت مل جانے کی خوشخبری کا باعث بنتا ہے۔

۱۰۔ درود شریف درود پڑھنے والے کے لئے زکوۃ اور طہارت ہے۔

۱۱۔ تنگ دست اور مفلس کے لئے درود بھیجنا صدقہ کے قائم مقام ہے۔

۱۲۔ درود شریف بھیجنا گناہوں کی مغفرت کا باعث بنتا ہے۔

۱۳۔ درود بھیجنا روز محشر رسول اللہ ﷺ سے قریب تر ہونے کا سبب ہے۔

۱۴۔ بے شک درود بھیجنا قیامت کی ہولنا کیوں سے نجات کا سبب بنتا ہے۔

۱۵۔ رسول اللہ ﷺ خود درود وسلام بھیجنے والے کو اس کا جواب مرحمت فرماتے ہیں۔

۱۶۔ درود شریف بھیجنے کی برکت سے بخیلی کی عادت ختم ہو جاتی ہے۔

۱۷۔ پل صراط پر بندہ کے لئے افراط نور کا سبب درود شریف ہے۔

۱۸۔ بے شک حضور ﷺ پر درود بھیجنے سے بندہ جفا کی زد سے باہر نکل جاتا ہے۔

۱۹۔ حضور ﷺ پر درود پڑھنا مجالس کی زینت کا سبب بنتا ہے۔

۲۰۔ درود وسلام کی مجالس فرشتوں کی مجالس اور جنت کے باغات ہیں۔

گوشۂ درود کا تعارف

مندرجہ بالا قرآن و حدیث کے دلائل اور درود و سلام کے فیوض و برکات کی بناء پر باری تعالیٰ اور تمام ملائکہ کی سنت پر عمل کرتے ہوئے فروغِ عشقِ مصطفیٰ ﷺ، ربطِ رسالتِ مآب ﷺ میں استقامت و مداومت اور اسوۂ حسنہ پر عمل کے فروغ کے لئے شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی حسب ہدایت تحریکِ منہاج القرآن کے مرکز پر گوشۂ درود کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔ جس کے ذریعے عالمگیر سطح پر قُربتِ رسالتِ مآب ﷺ اور نسبتِ رسول ﷺ کو مستحکم کر کے بارگاہِ ایزدی سے برکات کا حصول ممکن بنایا جا رہا ہے۔ باقاعدہ عمارت کی تعمیر کے لئے مرکزی سیکرٹریٹ کے سبزہ زار میں نہایت خوبصورت عمارت کی تعمیر کا سلسلہ شروع ہو چکا ہے۔ تکمیلِ عمارت سے قبل یکم دسمبر 2005 سے، مرکزی سیکرٹریٹ میں واقع حضور شیخ الاسلام کے دفتر میں ہمہ وقت درود و سلام پڑھنے کا سلسلہ شروع کیا گیا ہے۔ یاد رہے کہ اس گوشۂ درود میں پڑھے گئے درود وسلام اور دنیا بھر سے موصول ہونے والے درود وسلام کو ہر ماہ کی پہلی جمعرات کو ماہانہ مجلس ختم الصلوٰۃ علی النبی ﷺ اور روحانی اجتماع میں حضور ﷺ کی بارگاہ میں پیش کیا جاتا ہے۔ جس میں تلاوت و نعت خوانی کے ساتھ ساتھ حضور شیخ الاسلام کا خصوصی خطاب ہوتا ہے۔ اور مجلس کے اختتام پر

خصوصی دعا بھی ہوتی ہے۔

بحمدہٖ تعالیٰ تحریکِ منہاج القرآن کا خمیر عشقِ مصطفیٰ ﷺ سے تیار کیا گیا ہے۔ اور اِس تحریک کا مرکز حضور نبیٔ اکرم ﷺ کا مہمان خانہ ہے۔ لہٰذا اس مصطفوی مہمان خانہ میں آنے والے معزز مہمانوں کے لئے گوشۂ درود قائم کیا گیا ہے، جہاں حضور شیخ الاسلام پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدظِلہ العالی کی زیرِسرپرستی درود وسلام پڑھنے کا سلسلہ بلا ناغہ 24 گھنٹے جاری وساری رہتا ہے اور شب و روز کے اِن پُرکیف لمحات میں کوئی ایک لمحہ بھی ایسا نہیں ہوتا جب اِس مصطفوی قافلہ سے وابستہ عاشقانِ مصطفیٰ ﷺ، اس عبادت سے خالی ہوں۔ یہ انتہائی ایمان افروز اور روح پرور لمحات ہوتے ہیں، جب وطنِ عزیز اور بیرونِ ملک بسنے والے غلامانِ مصطفیٰ ﷺ اجتماعی طور پر قریہ قریہ،نگرنگر درود وسلام کی محافل سجا کر اپنے ایمان کی تازگی اور فرحت کا سامان پیدا کرتے ہیں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب ﷺ کے صدقے اس عملِ خیر کی وجہ سے ہمیں اپنی بارگاہ کی برکاتِ کثیر عطا فرمائے اور ہمیں صحیح معنوں میں یہ عبادت کرنے کی توفیق عطا فرمائے، تاکہ حضور ﷺ سے، ہمارا قلبی وحُبّی تعلق مضبوط سے مضبوط تر ہو جائے! آمین

گوشۂ درود کا وظیفہ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِهٖ

وَصَحْبِهٖ وَ بَارِكْ وَسَلِّمْ ○

’’اے اللہ! ہمارے سردار اور ہمارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر، آپ ﷺ کی آل پر اور آپ ﷺ کے صحابہ پر رحمتیں، برکتیں اور سلامتی نازل فرما۔‘‘

گوشۂ درود و سلام کے ساکنین کے لئے آداب و ہدایات

۱۔ گوشۂ درود میں شرکت کرنے والے احباب کو 10 دن کے لئے مرکز بلایا جاتا ہے، جن کی تعداد 18 سے 21 افراد پر مشتمل ہوتی ہے۔

۲۔ دن رات کے 24 گھنٹوں میں آٹھ آٹھ گھنٹوں کی تین نشستیں ہوتی ہیں اور ہر نشست کے لئے کم از کم چھ افراد آٹھ گھنٹے تسلسل سے درود و سلام پڑھتے رہتے ہیں۔ اسی طرح ہر آٹھ گھنٹے بعد نشست تبدیل ہوتی ہے اور اگلے چھ افراد گوشۂ درود میں بیٹھتے ہیں۔

۳۔ درود وسلام پڑھنے والے احباب کے لئے ضروری ہے کہ وہ روزے سے ہوں اور اُن کے لئے سحری و افطاری کا انتظام و اِنصرام گوشۂ درود کی انتظامیہ کے ذمہ ہے۔

۴۔ گوشۂ درود میں بیٹھنے والے تمام احباب کے لئے لازم ہے کہ وہ غسل کریں، سفید رنگ کا صاف ستھرا لباس پہنیں، خوشبو لگائیں اور ہمہ وقت باوضو رہیں۔

۵۔ حضور ﷺ کی ذات سے حُبّی اور عشقی تعلق کی مضبوطی کے لئے درود و سلام پڑھنے سے قبل دو رکعت نماز نفل ادا کریں اور بارگاہِ مصطفیٰ ﷺ میں حاضری کا تصور کریں۔

٦۔ گوشۂ درود میں شرکت کرنے والے افراد کے لئے ضروری ہے کہ وہ ہمہ وقت اپنے ظاہر و باطن اور ماحول کی پاکیزگی و طہارت کا اہتمام کریں۔

۷۔ درود و سلام پڑھتے وقت یہ تصور کریں کہ آپ مکینِ گنبدِ خضریٰ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہیں۔

۸۔ گوشۂ درود میں شرکت کرنے والے احباب کے لئے لازم ہے کہ وہ کسی قسم کی دنیاوی گفتگو نہ کریں، بلکہ ہر وقت مدنی خیالات میں گم رہ کر جلوۂ مصطفیٰ ﷺ تلاش کریں۔

۹۔ گوشۂ درود میں شرکت کرنے والے احباب کے لئے خوبصورت عربی لباس تیار کرائے گئے ہیں جن کو زیب تن کرکے درود پاک پڑھا جاتا ہے۔

نوٹ: گوشۂ درود میں شرکت کرنے والے احباب کو شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدظلہ العالی کی طرف سے خصوصی سند ''شرکت گوشۂ درود'' بھی پیش کی جاتی ہے۔

علاقائی سطح پر حلقہ درود کا قیام

جو تنظیمات علاقائی سطح پر حلقہ درود کا سلسلہ شروع کرنا چاہیں وہ درجِ ذیل اُمور کا خیال رکھیں:

۱۔ حلقہ درود کے لئے ضروری ہو گا کہ کسی ایک مستقل جگہ اور وقت کو مختص کیا جائے۔ چلتے پھرتے اور اٹھتے بیٹھتے پڑھے جانے والے درود کو اس میں شامل نہیں کیا جائے گا۔

۲۔ درود وسلام پڑھنے سے قبل غسل کریں، نیا صاف ستھرا لباس پہنیں، خوشبو لگائیں اور دو رکعت نماز نفل کے بعد درود شریف پڑھنا شروع کریں۔

۳۔ حلقہ درود میں شرکت کرنے والے احباب کے لئے جگہ، دن اور وقت متعین کر دیا جائے تاکہ پوری توجہ اور دلجمعی کے ساتھ درود و سلام پڑھا جائے۔

۴۔ درود وسلام کی تعداد کا شمار کرنے اور مرکز کو ارسال کرنے کے لئے کسی ایک فرد کی ذمہ داری لگائی جائے۔

گھریلو سطح پر حلقہ درود کا قیام

۱۔ آپ اپنے گھر میں حلقہ درود کے لئے کمرہ یا جگہ مختص کر لیں، جہاں گھر کے تمام افراد مل کر درود وسلام پڑھیں۔

۲۔ گھر کی سطح پر اپنے قریبی رشتہ داروں اور پڑوسیوں کو بھی ضرور دعوت دیں اور حلقہ درود وسلام کے شرکاء کی تعداد میں دن بدن اضافہ کرتے جائیں۔

۳۔ حلقہ درود کے لئے مختص ہونے والی جگہ کی صفائی اور پاکیزگی کا ہر وقت خصوصی اہتمام رکھیں۔

انفرادی سطح پر حلقہ درود کا قیام

اِنفرادی سطح پر حلقہ درود میں شرکت کے لئے درجِ ذیل اُمور کا خیال رکھیں:

۱۔ انفرادی سطح پر درود وسلام پڑھنے کے لئے گھر، دفتر اور مسجد میں کسی خاص وقت اور جگہ کا انتخاب کیا جا سکتا ہے۔

۲۔ مسجد میں پنجگانہ نماز ادا کرنے کے بعد کچھ وقت کے لئے علیحدہ بیٹھ کر آپ درود وسلام پڑھیں اور شمار کرتے جائیں۔

۳۔ اپنے گھر اور دفتر وغیرہ میں بھی ایک خاص وقت کے لئے سب کام کاج چھوڑ کر آپ درود وسلام پڑھ سکتے ہیں۔

نوٹ: اِنفرادی یا اِجتماعی طور پر درود و سلام پڑھنے کے تمام آداب بجا لانا ضروری ہے۔

خواتین کے لئے حلقہ دُرود وسلام

خواتین گھروں میں انفرادی یا اجتماعی حلقۂ درود کے ذریعے اس گوشۂ درود میں شامل ہوسکتی ہیں، لیکن چونکہ یہ حلقۂ درود خاص اہمیت کا حامل ہے۔ لہٰذا چند خاص آداب و شرائط کے بغیر اسے پڑھنے کی اجازت نہیں۔

۱۔ حلقہ درود کے لئے خاص ماحول کا اہتمام کریں اور شروع کرنے سے پہلے 2 رکعت نفل ادا کریں۔

۲۔ ہر بار حلقہ درود سے پہلے تازہ غسل کریں اور بغیر وضو کے گوشۂ درود میں داخل نہ ہوں۔

۳۔ پاک صاف کپڑے پہنیں (سفید کپڑوں کو ترجیح دیں) بلکہ اپنا ایک سفید لباس صرف حلقہ درود کے لئے مختص کر لیں۔

۴۔ خوشبو کا خاص اہتمام کریں اور دُنیاوی گفتگو سے مُکمل اِجتناب کریں۔

۵۔ قلب و روح کی توجہ سے درود و سلام پڑھیں اور تصور میں ہر وقت گنبدِ خضریٰ کی جالی مبارک ہونی چاہیئے۔

۶۔ اگر ممکن ہو تو حلقہ درود کے دن روزہ رکھیں۔

نوٹ: ان آداب وشرائط کی تکمیل کے بغیر چلتے پھرتے، اُٹھتے بیٹھتے کئے جانے والے درودِ پاک کے وِرد کی فضیلت اپنی جگہ مگر اُسے حلقہ درود میں شامل نہیں کیا جائے گا۔

طریقِ کار

اپنے علاقہ کی بہنوں کو گوشۂ درود کی اہمیت و فضیلت اور تمام آداب و شرائط بتا کر دعوت دیں۔ جتنی بہنیں شامل ہونا چاہیں ان کے نام لکھ لیں۔ تمام بہنوں کو شرائط پہلے سے بتا دیں تا کہ وہ مکمل تیاری کے ساتھ آئیں۔ گوشۂ درود کا طریقہ کار درج ذیل ہے:

1۔ تلاوت 2۔ قصیدہ بردہ شریف

3۔ درود شریف (تعداد جتنی ممکن ہو مختص کرلیں اور اسے مرکز بھیجنے کا اہتمام کریں)

4۔ صلوٰۃ و سلام 5۔ دُعا

درود وسلام بھیجنے کا طریقہ

علاقائی سطح پر قائم ہونے والے حلقہ ہائے درود و سلام میں پڑھے جانے والے درود شریف کا باقاعدہ ریکارڈ رکھا جائے گا۔

پڑھے جانے والے درود و سلام کی تعداد درج ذیل طریقہ سے مرکز ارسال کریں:

i) بذریعہ ڈاک بھیجنے کا پتہ:

مرکزی سیکرٹریٹ، تحریک منہاج القرآن، 365۔ ایم ماڈل ٹاؤن لاہور

ii) بذریعہ فون:

(042-111-140-140, 0300-9463053, 0300-8492241)

iii) بذریعہ SMS:

(0300-9463053, 0300-8492241)

iv) بذریعہ ای میل: darood@minhaj.org

v) بذریعہ فیکس: 042-5168184

vi) بذریعہ ویب سائٹ: www.minhaj.org

مآخذ و مراجع

۱۔ القرآن الحکیم۔

۲۔ **ابو داؤد**، سلیمان بن اشعث بن اسحاق بن بشیر بن شداد ازدی سجستانی (۲۰۲۔ ۲۷۵ھ/ ۸۱۷۔ ۸۸۹ء)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۱۴ھ/ ۱۹۹۴ء۔

۳۔ **ابن حجر مکی**، الدر المنضو فی الصلاۃ والسلام علی صاحب المقام المحمود۔ ۱۸۳۔

۴۔ **بخاری**، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (۱۹۴۔ ۲۵۶ھ/ ۸۱۰۔ ۸۷۰ء)۔ الصحیح۔ بیروت، لبنان: دار ابن کثیر، الیمامہ، ۱۴۰۷ھ/ ۱۹۸۷ء۔

۵۔ **بیہقی**، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴۔ ۴۵۸ھ/ ۹۹۴۔ ۱۰۶۶ء)۔ السنن الکبری۔ مکہ مکرمہ، سعودی عرب: مکتبہ دار الباز، ۱۴۱۴ھ/ ۱۹۹۴ء۔

۶۔ **ترمذی**، ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورہ بن موسیٰ بن ضحاک السلمی الترمذی (۲۰۹۔ ۲۷۹ھ/ ۸۲۵۔ ۸۹۲ء)۔ الجامع الصحیح۔ بیروت، لبنان: دار إحیاء التراث العربی۔

۷۔ **جزولی**، ابو عبد اللہ محمد بن سلیمان (م ۸۷۰ھ)۔ **دلائل الخیرات وشوارق الأنوار في ذكر الصلاة على النبي المختار** ﷺ۔ بیروت، لبنان: المکتبۃ العصریۃ، ۱۴۲۳ھ/۲۰۰۳ء۔

۸۔ **خرپوری۔ شیخ زادہ محی الدین بن مصطفی، عمر بن احمد، عقیدہ الشھدۃ شرح قصیدہ البردہ**۔ مطبہ احمد کامل، سلطان بایزیدہ قادر تپوسی۔

۹۔ **خطیب بغدادی**، ابو بکر احمد بن علی بن ثابت بن احمد بن مہدی بن ثابت (۳۹۳۔ ۴۶۳ھ/۱۰۰۳۔۱۰۷۱ء)۔ **الجامع الاخلاق الراوی و آداب السامع**۔

۱۰۔ **شافعی**، ابو عبد اللہ محمد بن ادریس بن عباس بن عثمان بن شافع قرشی (۱۵۰۔۲۰۴ھ/ ۷۶۷۔۸۱۹ء)۔ **المسند**۔ بیروت لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

۱۱۔ **الصاوی**، علامہ احمد بن محمد (۱۱۷۵ھ/ ۱۲۴۱ھ)۔ **حاشیہ الصاوی علی تفسیر الجلالین**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر الطبعۃ، ۱۴۱۹ھ۔ ۱۹۹۸۔

۱۲۔ **عبد الرزاق**، ابو بکر بن ہمام بن نافع صنعانی (۱۲۶۔۲۱۱ھ/۷۴۴۔ ۸۲۶ء)۔ **المصنف**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۰۳ھ۔

۱۳۔ **فیروز آبادی**، ابو طاہر محمد بن یعقوب بن محمد بن ابراہیم بن عمر بن ابی

بکر بن احمد بن محمود (۸۱۷-۷۲۹ھ/ ۱۳۲۹-۱۴۱۴ء)۔ **الصلات والبشر فی الصلاۃ علی خیر البشر** صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ لاہور پاکستان: مکتبہ اشاعت القرآن۔

۱۴۔ **نسائی**، ابو عبد الرحمٰن احمد بن شعیب بن علی بن سنان بن بحر بن دینار (۲۱۵-۳۰۳ھ/ ۸۳۰-۹۱۵ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۶ھ/ ۱۹۹۵ء + حلب، شام: مکتب المطبوعات الاسلامیہ، ۱۴۰۶ھ/ ۱۹۸۶ء۔

۱۵۔ **ہندی**، حسام الدین علاء الدین علی متقی (م ۹۷۵ھ)۔ **کنز العمال فی سنن الأقوال والأفعال**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۳۹۹ھ/ ۱۹۷۹ء۔